DATE: 04 / 02 / 2024

٭ حصہ دوم ٭

سوال 02: ٭ یوم جزا اور سزا کا اسلامی تصور ٭

24

یوم جزا اور سزا کا تعارف

اسلام ایک دین ہے اور ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ یہ زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک کامل دین ہے اور نمایاں خصوصیات اور تصورات کا حامل ہے۔ یوم جزا اور سزا کا تصور بھی اس کی ایک نمایاں اور امتیازی خصوصیت ہے۔ یہ اس تصور کی ایک عمدہ اور جامع تصویر پیش کرتا ہے اور دہرے نظام احتساب کا درس دیتا ہے۔ یعنی اپنے اعمال کا صلہ اس دنیاوی عدالت میں بھی دینا ہے اور ایک روز محشر بھی ہو گا جب ہر بندے کو اس کے اعمال کا صلہ ملے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

هذا يوم الفصل ۔ جمعنكم والاولين

ترجمہ: یہی فیصلے کا دن ہے جس میں ہم نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے!

(المرسلت: 38)

اس کا انسانی زندگی بالخصوص مسلمانوں کی زندگی پر بہت مثبت اثر پڑتا ہے اور وہ دنیاوی زندگی اس تصور کے ساتھ گزارتا ہے کہ اسے اپنے تمام اعمال کا صلہ ملے

DATE: __/__/____

گا اور وہ اپنے اعمال کے لئے اللہ تعالیٰ کو جواب دہ ہے۔ اس لئے وہ اپنی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق نیکی کے راستوں پہ چلنے اور برائیوں سے بچنے میں گزارتا ہے۔

یوم جزا اور سزا کا معنی و مفہوم

یوم جزا اور سزا کا تصور اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے اور اسے عقیدہ "آخرت" کہا جاتا ہے۔

عقیدہ آخرت سے مراد یہ ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے فنا نہیں ہو جاتا بلکہ ایک دن ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس کے جسم میں ڈال کر اسے دوبارہ زندہ کر دے گا اور اسے اس کے اچھے، برے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

اس عقیدے کے مطابق موت زندگی کا خاتمہ نہیں بلکہ ایک جہان سے دوسرے جہان میں داخل ہونے کا دروازہ ہے۔

یوم جزا اور سزا یعنی عقیدہ آخرت کے پانچ بنیادی اجزاء ہیں:

(i) موت کا یقین

انسان کو اپنی موت کا یقین ہونا چاہیے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كل نفس ذائقة الموت

ترجمہ: ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

DATE : ___/___/_____

(ii) عالم برزخ کا یقین

یہ وہ دورانیہ ہے جو مرنے کے بعد یعنی قبر سے لے کر حشر تک کا ہوتا ہے۔ علماء کے مطابق اس دور انیے میں بھی انسان سے حساب کتاب لیا جاتا ہے اور اسے اچھے برے اعمال کے مطابق سلوک کیا جاتا ہے۔

سورۃ المطففین میں دو طرح کے لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے:

سجیین	علیین
بد لوگ، بد روحیں	نیک لوگ، نیک روحیں

(iii) مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا یقین:

عقیدہ آخرت کے ماننے والوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا یقین ہوتا ہے اور یہی عقیدہ آخرت کا اہم جزو ہے

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "جن لوگوں کو زندہ اٹھائے جانے پر شک ہے بے شک وہ جان رکھیں کہ ہم انگلیوں کی پوروں کے نشان بنانے پر بھی قادر ہیں۔"

(القیامہ: 3،4)

(iv) یوم الحساب پر یقین:

عقیدہ آخرت کا تقاضا ہے کہ یوم الحساب پر بھی ایمان رکھا جائے اور اپنے آپ کو اس کے لئے تیار رکھا جائے۔

قرآن پاک کی سورۃ الزلزال میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں!

DATE: __/__/____

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ
پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔
ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ۔
پس جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا
(7,8 : 99)

(۷) ابدی زندگی پر ایمان

عقیدہ آخرت کا تقاضا ہے کہ دنیاوی زندگی کے ساتھ ساتھ موت کے بعد یوم حساب کے بعد آنے والی ابدی زندگی پر بھی ایمان رکھا جائے۔
سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
جنت تجری من تحتها الانهر خلدین فیها
ترجمہ: اور اللہ اسے جنتوں میں لے جائے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

x———x

Awaiting

❖ یوم جزا اور سزا اور احادیث ❖

قیامت کا علم اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے اس کا صحیح وقت اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بتایا البتہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تمام مسلمانوں کو اس کی تلقین کی ہے اور اس کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔

حدیث نبوی ہے:

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

اس کے علاوہ ایک اور جگہ پہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قبر آخرت کی منزلوں میں ایک منزل ہے"

(ابن ماجہ)

یوم جزا اور سزا اور عقلی دلائل

عقیدہ آخرت کے بے شمار عقلی دلائل بھی موجود ہیں۔ خود انسان کی صحیح سوچ بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے۔ ہر شخص یہ تسلیم کرتا ہے کہ نیکی کا اچھا صلہ اور برائی کا برا بدلہ ملتا ہے۔ مگر انسان کے اعمال کے تمام نتائج اس دنیاوی زندگی میں نہیں مل سکتے۔

مثلاً: بعض اوقات ایک شخص اپنی ساری زندگی برے کاموں میں گزار دیتا ہے اور اس حیات فانی میں سزا سے بچا رہتا ہے تو کیا خدا کے نظام عدل میں اس کا کوئی بدلہ نہیں۔ اسی طرح بعض بہت نیک اور صالح لوگ ساری زندگی بنا صلے کے گزار دیتے ہیں اور ظلم و ستم کا بدلہ بھی نہیں لیتے تو خدا اتنا غافل تو نہیں (نعوذ باللہ) کہ بدلے کے لئے دن مقرر نہ ہو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لاترجعون

ترجمہ: سو کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم کو بے مقصد بنایا اور تم ہمارے پاس پھر کر نہ آؤ گے۔

(سورۃ المومنون 23 : 115)

DATE: __/__/____

٭ یومِ جزا اور سزا کے اسلامی تصور کے انسانی زندگی پر اثرات ٭

یومِ جزا اور سزا کے اسلامی تصور کے انسانی زندگی پر بہت مثبت صالح اثرات مرتب ہوتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

- **انفرادی اثرات**

انسان کی شخصی اور انفرادی زندگی پر یہ اثرات مرتب ہوتے ہیں:

(i) زندگی کی مقصدیت پر یقین:

عقیدہ آخرت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ انسان کو اپنی دنیوی زندگی کا مقصد سمجھا تا ہے۔ ورنہ اسے اپنی زندگی بے کار معلوم ہوتی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور ہم نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

انسان کو مقصد پتہ ہوتا ہے تو وہ اسی کے لئے کوشش کرتا ہے کیونکہ اسے علم ہے کہ اس کی سزا و جزا مقرر ہے۔

(ii) شجاعت کا فروغ

یہ تصور انسان کے دل سے غیر اللہ کا خوف نکال دیتا ہے جس کے نتیجے میں وہ اللہ کے سوا باقی تمام اشیاء کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان میں بہادری و شجاعت کا جذبہ فروغ پاتا ہے۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

DATE: ___/___/______

(iii) صبر و تحمل

یہ ایمان انسان کے دل میں صبر و تحمل کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ حق کی خاطر وہ جو بھی تکلیف برداشت کرتا ہے اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ملے گا۔ اس لئے وہ ہر مصیبت کا مردانہ وار مقابلہ کرتا ہے۔

ارشادِ ربانی ہے:

ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقامو افلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

ترجمہ: بے شک جنہوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار ہے اور اس پر ثابت قدم رہے تو ان کو کوئی ڈر نہیں اور نہ وہ غم کھائیں گے۔

(الاحقاف 46 : 13)

(iv) غرور کا خاتمہ:

یہ عقیدہ انسان کو غرور و تکبر میں مبتلا ہونے سے روکتا ہے۔ غرور و تکبر کی بدولت انسان بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ قتلِ انسانیت اور خدائی کا دعوے دار ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ تصور، یہ عقیدہ اسے احساس دلاتا ہے کہ بڑائی صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا حق ہے باقی سب نے فنا ہونا ہے۔

حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرا سا بھی تکبر ہوگا۔"

DATE: ___/___/______

(۷) اعمال میں تقویت:

یہ عقیدہ انسان کو غفلت سے دور رکھتا ہے
اور نیک اعمال کی طرف رغبت بڑھاتا ہے۔ خواب
غفلت کو دور کرنے کے لئے اور اللہ کے بندوں
میں فکر پیدا کرنے کے لئے یہ عقیدہ بڑا اکسیر
نسخہ ہے۔

• اجتماعی زندگی پر اثرات:

اس تصور اسلام کے ہماری اجتماعی زندگی پر بھی
مثبت اور دیرپا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

(i) پاکیزہ معاشرے کا قیام

اسلامی تصورات میں یہ تصور وہ انقلابی تصور
ہے جس کے نتیجے میں اسلام کے دور اول میں
معاشرہ منصہ وجود میں آیا کہ مسلمانوں
کی صورت اور ان کا چال چلن دیکھ کر لوگ
اسلام کے گرویدہ ہو جاتے تھے

(ii) امن عالم

جو لوگ اس تصور کے قائل ہو جاتے ہیں ان سے
کینہ، بغض، حسد جیسی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں
اور اخلاقی اچھائیاں جنم لیتی ہیں جو دنیا
میں امن قائم کرنے کا موجب بنتی ہیں۔

(iii) عدل و انصاف

عقیدہ آخرت کے ثمرات میں سے ایک ایک
ایسے معاشرے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جس
کا امتیازی وصف عدل و انصاف ہے۔ یہی
وہ چیز ہے جس کے بغیر کسی اچھے معاشرے کا
قیام ممکن نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں
عدل کرنے سے نہ روکے (مائدہ ۵: ۸)

DATE: __/__/____

(۵) انسانی حقوق کا تحفظ

اس عقیدے کی بنیاد پر تشکیل پانے والا معاشرہ
دوسروں کے حقوق کا خیال رکھتا ہے۔ تاریخ
گواہ ہے کہ مسلم معاشروں نے ہمیشہ اقلیتوں کے
ساتھ برابری کا رویہ رکھا محض اس لئے ظلم سے
بچے رہے کہ خدا کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔
ترجمہ: تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس پر نا انصافی
کہ تم نا انصافی کرو (8:5)

(۶) عفو و درگزر کا جذبہ

یہ اسلامی تصور انسان کے اندر یہ احساس پیدا
کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ یہ
احساس اس کے اندر عفو و درگزر کی محبت
پیدا کرتا ہے۔
ترجمہ: بے شک اللہ معاف کرنے والوں
کو پسند کرتا ہے۔

Improve presentation

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا تمام بحث سے یہ اخذ کیا جاتا ہے
اسلام ایک کامل دین ہے اس لئے زندگی
کے ہر شعبے میں مشعل راہ ہے۔ امتیازی خصوصیات
کا حامل ہے جس میں سے ایک عقیدہ آخرت
یا سزا و جزا کے دن کا تصور ہے جو انسان
کو ذمہ داری اور خود احتسابی کا احساس دلاتا
ہے۔

Islam at the crossroads
by M. Asad

اس کتاب میں بھی وہ خود احتسابی کے عمل کو
سراہتے ہیں اور قرآن کی سورۃ بقرہ کی آیت
کا حوالہ دیتے ہوئے جزا اور سزا کے بارے
میں بات کرتے ہیں۔ خدا ہمیں دین و دنیا
میں اچھائی کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سوال 03:

اسلام کا سیاسی نظام ریاست اور معاشرے کی خوشحالی

تعارف

اسلام دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے اور ہماری دنیا کا یگانہ مذہب ہے۔ اسلام کو حکومت اور حکومت کے بڑھتے پرسشن حاصل ہے۔ انسان زمین پر اللہ کا نائب ہے اور حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام شورائیت پر مبنی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! معاملات میں مسلمانوں سے مشورہ کیجئے۔

اسلام کا سیاسی نظام اپنے ڈھانچے کے اعتبار سے چار اصولوں پر مبنی ہے جو چاروں خلفائے راشدین کی خوبیوں کو جمع کیا جائے تو حاصل ہوتے ہیں۔ علامہ اقبال کہتے ہیں:

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

اسلامی سیاست میں طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور وہ بہت رحیم، کریم، اعلیٰ و ارفع ہے۔ اس نے بہترین اصول دیئے ہیں جس کے مطابق اگر سیاسی نظام کو چلایا جائے تو بلاشک و شبہ بہترین اور مثالی معاشرہ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔ اسی لئے اسلام کا سیاسی نظام ریاست معاشرے کی خوشحالی کا ضامن ہے

DATE: __/__/__

اسلام کا جداگانہ نظم و نسق اور سیاسی نظام

اسلام جداگانہ نظم و نسق اور سیاسی نظام کا حامل دین ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مثال پیش کی۔

علامہ اقبال کہتے ہیں:

ع جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشہ ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اسلام کے سیاسی نظام کے اصول:

(1) اقتدار اعلیٰ کا تصور:

مغرب میں حاکمیت اعلیٰ کے مالک لوگ ہوتے ہیں جبکہ اسلام میں حاکمیت اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو قوانین قرآن میں بتا دئیے ہیں انسان ان پر عمل پیرا ہونے کا پابند ہے۔ وہ ان قوانین سے روگردانی نہیں کر سکتا۔ یہ اسلامی سیاسی نظام کا بنیادی وصف ہے۔

ومن احسن من اللہ حکما

ترجمہ: اور کون ہے جو اللہ سے بہتر فیصلہ کرے

المائدہ : 50

ہر حال میں اسے ماننا ہوتا ہے اور حق کا ساتھ دینا ہے جیسا کہ میدان کربلا میں 99 فیصد لوگ یزید کے ساتھ تھے لیکن دوسری طرف حضرت امام حسینؓ اللہ تعالیٰ کے اصولوں کے ساتھ اکیلے تھے لیکن حق پر تھے۔

DATE: __/__/____

(ii) انسان بطور خلیفہ:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا۔ اس کے پاس اختیارات کلی نہیں ہیں بلکہ یہ خالق کے احکامات پر عمل کرنے کا پابند ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ثم جعلنکم خلئف فی الارض

ترجمہ: پھر ہم نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔

(یونس: 14)

ذاتی خواہشات کی پیروی کرنے کی اجازت نہیں بلکہ شریعت لاگو کرنا ہی سیاسی لیڈر کا کام ہے۔

(iii) شوریٰ کا تصور:

یہ اسلام میں جمہوریت کا تصور دیتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وشاورھم فی الامر

ترجمہ: اور اپنے کاموں میں ان سے مشاورت کر لیا کریں۔

(آل عمران: 159)

مثال کے طور پر غزوۂ خندق کے موقع پر بھی باہمی مشاورت کی گئی اور حضرت سلمان فارسی کے مشورے پر خندق کھودی گئی جس کا خاطر خواہ فائدہ ہوا۔

اس لئے شوریٰ کا تصور بھی اس کا اہم اصول ہے۔

شوریٰ کی خصوصیات:

(i) خلیفہ کا چناؤ
(ii) خلیفہ کا احتساب
(iii) مشاورت
(iv) اجماع کرنا
(v) عورتوں کی نمائندگی بھی ضروری ہے۔

DATE: __/__/____

(۱۷) شریعت بطور قانون

اسلام کے سیاسی نظام میں شریعت کو بطور قانون رکھا جاتا ہے۔

شریعت کے ماخذ دو طرح کے ہیں

1) بنیادی ماخذ ← قرآن و سنت

2) ثانوی ماخذ ← اجماع، اجتہاد، قیاس

اسلامی شریعت میں ہر چیز کے بارے میں واضح احکامات موجود ہیں جیسے کہ:

- اسلام کا نظامِ عدل
- اسلام کا نظامِ معیشت
- اسلام کا نظامِ زکوٰۃ وغیرہ

قرآنی کے مطابق سیاسی نظام و نسق کو چلایا جائے۔

(۷) امر بالمعروف و نہی عن المنکر

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو حکم دیا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

حدیثِ نبوی ﷺ ہے:

جابر حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا جہاد ہے۔

اس طرح اسلام کی تاریخ میں بے شمار ایسے واقعات ملتے ہیں جہاں بھلائی کو فروغ دیا گیا جیسے کہ حضرت عثمان رض کا کنواں خرید کر اسے عام لوگوں کے لئے وقف کر دینا یا پھر آج کے دور میں قدرتی آفات جیسے کہ سیلاب کے دوران وزیرِ اعظم کا ریلیف فنڈ وغیرہ۔

DATE: ___/___/___

(vi) بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ:

وہ تمام انسانی حقوق جو ہر حال میں دیئے جائیں جیسے کہ جان، مال، عزت کا تحفظ، آزادی گفتگو وغیرہ جو کہ بنیادی طور پر 8 ہیں ان کا تحفظ یقینی بنانا اسلامی سیاسی نظام کا اصول ہے

(vii) احتساب کا عمل:

احتساب کا عمل اسلامی سیاسی نظام میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے چار مراحل ہیں۔
1) خلیفہ عوام کے سامنے جواب دہ ہے۔ (2) شوری کے سامنے (3) عدالتوں کے سامنے (4) خدا کے سامنے جوابدہ ہے۔

(viii) اقلیتوں کے حقوق:

اسلامی سیاسی نظام میں اقلیتوں کو بھی برابری کے حقوق حاصل ہیں۔ ان کو ~~[illegible]~~ مذہب کی آزادی ہے اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت ہر ریاست کی ذمہ داری ہے

(ix) اسلامی ریاست بطور فلاحی ریاست

پروفیسر خورشید احمد اپنی کتاب Comparison with West میں کہتے ہیں کہ فلاحی ریاست کا مطلب ہے ریاست عوام کو روٹی، کپڑا، مکان، انصاف اور تمام سہولیات فراہم کرے اور اسلامی سیاسی نظام کو بنانے اس امر ہے۔

مدینہ کو فلاحی ریاست کہا جاتا ہے اور وہ اس کی عمدہ مثال ہے۔

DATE: __/__/____

اسلامی سیاسی نظام معاشرے کی خوشحالی کا ضامن

اسلامی سیاسی نظام میں وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جو معاشرے کی خوشحالی کی ضمانت ہیں۔

اسلام فلاحی ریاست بنانے پر زور دیتا ہے ایک ایسی ریاست جو تمام لوگوں کو بنیادی ضروریات فراہم کرے، عدل و انصاف دے، وسائل کی منصفانہ تقسیم ہو، سماجی و معاشی برابری ہو فلاحی ریاست کہلاتی ہے۔

فلاحی ریاست دراصل ایک خوشحال معاشرے کی ضامن ہے۔ اس لئے مندرجہ بالا بیان کی گئی اسلامی سیاسی نظام کے اصول پر اگر عمل پیرا ہوا جائے تو ایک بہترین اور مثالی معاشرہ عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق رض کی صداقت، حضرت عمر رض کی شجاعت، حضرت عثمان رض کی فیاضی، حضرت علی رض کی بہادری اور سب سے بڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و سیرت کو دیکھتے ہوئے نظام حکومت چلایا جائے تو بلاشبہ وہ ایک خوشحال معاشرہ ہوگا اور بہترین سیاسی نظام اسلامی سیاسی نظام ہی ہے۔

DATE : ___/___/______

حاصل کلام :

اسلامی سیاسی نظام شریعت کو فوقیت کی بات کرتا ہے نظام زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے۔ حضرت عمرؓ نے امن و امان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے پولیس کا محکمہ بنایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حکومتی معاملات میں شفافیت کو فروغ دیا۔ حضرت عثمانؓ نے فلاح و بہبود پہ کام لیا۔ حضرت علیؓ نے تعلیم و دانشوری پر زور دیا۔

ایک ایسی ریاست جو اسلامی اصولوں کے تحت، اسلامی نظام سیاست کے تحت چلے بالکل بہترین ریاست ہے اور خوشحال معاشرے کا ضامن اسلامی سیاسی نظام ہے۔

DATE : __/__/____

سوال 03 : اسلام میں زکوٰۃ اور صدقات کا نظام اور اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی اثرات :

تعارف :

اسلام ایک دین ہے اور مکمل ضابطہ حیات ہے۔ زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی فراہم کرتا ہے اس لئے نظام زکوٰۃ و صدقات پر بھی مکمل اور جامع تعلیم دیتا ہے اور معاشرے پر اس کے مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

اسلام اپنا ایک معاشی نظام دیتا ہے۔ سود سے پاک معیشت کی تعلیم دیتا ہے۔ دولت کی گردش پہ زور دیتا ہے۔ اسلامی ریاست ایک فلاحی ریاست ہے اس لئے روٹی، کپڑا، مکان اور دیگر ضروریات زندگی ریاست کی ذمہ داری ہیں۔ اسی وجہ سے نظام زکوٰۃ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہو کر ان کے بعد آنے والے خلفائے راشدین کے دور میں بھی اس کی کئی مثالیں موجود ہیں اور آج بھی اسلامی ممالک میں زکوٰۃ کا بہترین نظام موجود ہے۔

زکوٰۃ کا معنی و مفہوم :

لفظی معنی : پاک کرنا، صاف کرنا، تزکیہ کرنا

اصطلاحی معنی : مال و دولت کی پاکیزگی کا نام زکوٰۃ ہے۔

شریعت کے مطابق :

زکوٰۃ اس مقررہ حصہ مال کو کہا جاتا ہے جس کا مستحقین کو ادا کرنا

DATE: ___/___/___

کو ادا کرنا مال دار شخص پر اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے۔ ایک مقررہ نصاب پر مقررہ مدت کے بعد مقررہ شرح کے مطابق جو زکوٰۃ کی جاتی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والذین ھم للزکوٰۃ فعلون

ترجمہ: اور (کامیاب مومن وہ ہیں) جو زکوٰۃ کی ادائیگی کے عمل پر کاربند رہتے ہیں۔

زکوٰۃ اور صدقہ میں فرق

زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی جانب سے فرض کی گئی اور یہ ۲ ہجری میں فرض ہوئی۔ یہ اسلام کا چوتھا اہم رکن ہے اور اس کے لئے شرائط اور واضح اصول بیان کئے ہیں جبکہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اللہ کی رضا کے لئے مال خرچ کرکے عبادت کا حق ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ یہ فرض یا واجب نہیں ہے۔ ایک نیکی کا عمل ہے۔

اسلام کا نظام صدقات و زکوٰۃ

اسلام میں زکوٰۃ کے بارے میں واضح احکامات موجود ہیں اور بارہا قرآن مجید میں نماز کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی پر بھی زور دیا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

واقیمو الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

DATE: __/__/____

زکوٰۃ کی شرائط

جس سے زکوٰۃ لی جائے وہ:

i) مسلمان ہو۔
ii) عاقل ہو (ہوش و حواس میں)
iii) بالغ ہو۔
iv) آزاد ہو۔
v) صاحبِ نصاب ہو۔

اب نصاب سے مراد وہ دولت یا مال ہے جو قرآن کی بتائی گئی حد سے بڑھ کر مال موجود ہو اور اس پر ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہو۔

جیسے کہ سونا 7½ تولہ
چاندی 52½ تولہ
2.5 فی صد

زرعی مال: خود بخود (بارانی) 10 فی صد
5 فی صد

مال مویشی: 5 اونٹ = 1 بکری

40 بکریوں = 1 بکری۔

مصارفِ زکوٰۃ

قرآن مجید کی سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 60 میں زکوٰۃ کے درج ذیل مصارف بیان کئے گئے ہیں:

(i) فقراء
(ii) مساکین
(iii) عاملین
(iv) غارمین

DATE: __/__/____

(v) نو مسلموں کی تالیف قلب کے لیے
(vi) فی سبیل اللہ کے کاموں کے لیے
(vii) غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے
(viii) مسافر اور ضرورت مند کی مدد کے لیے

قرآن وسنت اور صحابہ کی زندگی سے مثالیں

قرآن مجید میں بار بار زکوۃ کی ادائیگی کے بارے میں احکامات نازل کئے گئے۔

ارشاد ربانی ہے:

واقیمو الصلوۃ وآتو الزکوۃ واطیعو الرسول لعلکم ترحمون

ترجمہ: اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(النور 24:56)

حضرت ابوبکر صدیق نے زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے خلاف جہاد کا حکم دیا۔

حضرت عمرؓ نے زکوۃ اور صدقات کا ایک نظام قائم کیا جس بیت المال کہتے ہیں اور غیر مسلموں کے لئے بھی وظیفہ مقرر کیا۔

DATE: __/__/____

روحانی زندگی پر اثرات

① زکوٰۃ دینے سے مال پاک ہوتا ہے اور تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ روح کو بھی سکون ملتا ہے۔

امام ابن تیمیہ کہتے ہیں:

زکوٰۃ دینے والے کا نفس تزکیہ حاصل کر لیتا ہے اور اس کا مال بھی پاک ہو کر بڑھتا ہے۔

② اس سے محبت الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ مومن اپنی جان اور مال سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ مسلمانوں پر جہاد فرض کر کے ان کی اللہ سے اپنی جان سے زیادہ محبت کو آزمایا گیا اور زکوٰۃ فرض کر کے ان کے مال سے اللہ کی محبت کو آزمایا گیا۔

ترجمہ: اور ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں۔ (البقرہ: 165)

③ زکوٰۃ کا تیسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرتا ہے اور اسے روحانی سکون ملتا ہے۔

آیت کا مفہوم ہے کہ:
اگر تم شکر کرو گے تو تمہارا مال بڑھے گا۔

DATE: ___/___/______

سماجی زندگی پر اثرات

1- انسانی فلاح

زکوٰۃ انسانوں کی فلاح و بہبود کی ضامن ہے۔ یہ انسانیت کو غربت و افلاس سے محفوظ رکھتی ہے۔

2- سماجی ہم آہنگی

امیر اپنی دولت کا غرباء کا حق سمجھتے ہیں تو باہم محبت واخوت کے جذبات فروغ پاتے ہیں اور معاشرے کے افراد ایک دوسرے کے قریب آتے ہیں۔

3- دولت کی گردش

زکوٰۃ کے نظام سے دولت ایک جگہ رکتی نہیں بلکہ اس کی گردش ہوتی ہے۔ امیری غریبی کا فرق ختم ہوتا ہے

4- سماجی برائیوں کا خاتمہ

چونکہ غریبوں کی ضروریات بھی زکوٰۃ و صدقات سے پوری ہوتی رہتی ہیں اس لئے وہ برائیوں سے دور رہتے ہیں چوری، حسد، بغض جیسی برائیوں کا قلع قمع ہوتا ہے

5- ترقی و خوشحالی کا ذریعہ

زکوٰۃ و صدقات کی رقم معاشرے کی فلاح و بہبود پر لگائی جاتی ہے۔ اس سے معاشرہ ترقی و خوشحالی کی طرف جاتا ہے۔ غربت کا خاتمہ ہے۔

Instructions to Get Good Marks in Islamiat Paper

DATE: ___/___/______

1-Try adding at least 2-3 Arabic version of ayah

2-Go for diversification of resources e.g. From Hadith, Quran, Books, Islamic Philosophers etc.

3- Add Surah name for the Relatable Question e.g. you can add name of Surah Ahzab and Nisa in women related question

4- The sermon of Prophet PBUH can be added in any of the question as a reference as it encompassing points of all aspects

5- Use the verdicts or incidents and case studies of Khilafat Era in Political Economic and Social system of Islam

6-Balance all parts, if the question has 2 or 3 parts give equal weltage

5- Add flowcharts or Graph where you can

7- Focus more the asked part than to write irrelevant material.... read question 2-3 times so that you cannot deviated

8- Write 10-11 headings for each question

9- Go for 7-8 sides answer

Good luck

Lack references

CS CamScanner